Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۸ جمادی الاوّل ۱۳۹۶ھ ۸ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۸ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۰۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل پیچش کی ہلکی سی تکلیف رہی

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی کی تکلیف رہی اور ضعف بھی رہا

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور آپکے نہایت مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۷ ہجرت۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیا اور نماز پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ (الشوریٰ: ۳۷)

اور پھر اس کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ بظاہر ورلی زندگی ہی کا سامان ہے اور متاع الحیٰوۃ الدنیا سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن ان دنیوی سامانوں اور صلاحیتوں میں اسی وقت ایک عظیم روحانی اور اخلاقی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جبکہ انکے ساتھ خدائی ہدایات، آسمانی برکات اور توکل علی اللہ کو شامل کر لیا جائے تب ان کی شکل یکسر بدل جاتی ہے اور یہی چیزیں جو بظاہر محض ورلی زندگی کا سامان ہیں وہ انسان کو زمین سے اُٹھا کر آسمان تک پہنچا دیتی ہیں اور انسان کی بے برکت زندگی کو بڑی ہی حسین، پیاری اور بابرکت زندگی بنا دیتی ہیں۔ جب ایمان ہماری عقلوں اور ہمارے قلوب پر حاوی ہو جائے اور پھر عملی زندگی بھی اس کے مطابق ڈھل جائے تو پھر ہمارا کھانا پینا اور رہنا سہنا سب اخروی زندگی کا سامان بن جاتا ہے مگر اس کے لئے توکل علی اللہ پر قائم ہو جانا بھی از بس ضروری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ (باقی ص۸ پر)

(باقی ص۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا تعالیٰ کی تجلّیات اور رحمتوں کے ظہور کیلئے دُعا کی بہت بڑی ضرورت ہے

اِس لئے اِس پر ہمیشہ کمر بستہ رہو اور دُعا کرنے سے کبھی مت تھکو

"اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن ہی میں دعا سکھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُعا بڑی عظیم الشّان اور ضروری چیز ہے اس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الحمد للہ ربّ العٰلمین۔ الرّحمٰن الرّحیم۔ مالک یوم الدّین۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات کو جو اُمّ الصّفات ہیں بیان فرمایا ہے۔ ربّ العٰلمین ظاہر کرتا ہے کہ وہ ذرّہ ذرّہ کی ربوبیّت کر رہا ہے۔ عالَم اسے کہتے ہیں جس کی خبر مل سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز دُنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی وہ ربوبیت نہ کرتا ہو۔ ارواح و اجسام وغیرہ سب کی ربوبیت کر رہا ہے۔ وہی ہے جو ہر ایک چیز کے حسبِ حال اس کی پرورش کرتا ہے۔ جہاں جسم کی پرورش فرماتا ہے وہاں رُوح کی سیری اور تسلّی کے لئے معارف اور حقائق وہی عطا فرماتا ہے۔

پھر فرمایا ہے کہ وہ رحمٰن ہے یعنی اعمال سے بھی پیشتر اس کی رحمتیں موجود ہیں۔ پیدا ہونے سے پہلے ہی زمین، چاند، سُورج، ہوا، پانی وغیرہ جس قدر اشیاء انسان کے لئے ضروری ہیں موجود ہوتی ہیں۔

اور پھر وہ اللہ رحیم ہے یعنی کسی کے نیک اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ پاداش عمل دیتا ہے۔

پھر مالک یوم الدّین ہے یعنی جزا وہی دیتا ہے اور وہی یوم الجزاء کا مالک ہے۔ اِس قدر صفات اللہ کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے تو خواہ مخواہ رُوح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد اھدنا الصّراط المستقیم کی ہدایت فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلّیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اِس لئے اس پر ہمیشہ کمر بستہ رہو اور کبھی مت تھکو"

(ملفوظات جلد ہفتم صد ۲۶۶، صد ۲۶۷)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
مورخہ ۸ ہجرت ۱۳۵۵ ہش
۸ مئی ۱۹۷۶ء

عملی زندگی میں انقلاب لانے کی آسمانی راہ

ہم قبل ازیں بعض اخبارات میں حال ہی میں شائع ہونے والے مضامین کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اس زمانہ میں سب سے بڑا روگ یا اِس دَور کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اسلام کے ساتھ وابستگی و محبت کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود اس پر کما حقہٗ عمل یکسر مفقود ہے۔ لوگ دم اسلام کا بھرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اپنی خواہشاتِ نفسانی کے مطابق اور پھر بھی سمجھتے یہ ہیں کہ خدا انہیں ان کے زبانی دعویٔ ایمان کی مزد ضرور دے گا اور ان کی بے عملی یا بدعملی کو یکسر نظر انداز کر دے گا اور اس بنا پر ان سے کوئی باز پرس نہیں کی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے اِس قسم کے سراسر غلط خیال کی پُر زور تردید فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۲)

ترجمہ:- کیا جو لوگ بُرے اعمال بجالاتے ہیں وہ اِس خیال میں ہیں کہ ہم اُن کو ایمان لانے کے بعد اس کے مطابق عمل کرنے والوں کا سا درجہ دیدیں گے یہاں تک کہ ان کا مرنا اور جینا برابر ہو جائے گا۔ بہت بُرا ہے وہ فیصلہ جو انہوں نے (اپنے دل میں) کر رکھا ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محض ایمان لانے والوں کو نہیں بلکہ ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجالانے والوں کو ان لوگوں سے بدرجہا زیادہ افضل قرار دیا ہے جو بُرے اعمال بجالانے میں منہمک رہتے ہیں۔ اب اگر ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے اعمال صالحہ نہ بجالائیں بلکہ ایمان کے سراسر خلاف اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے بُرے اعمال بجالانے میں ہی منہمک رہیں تو پھر وہ اعمال صالحہ بجالانے والے مومنوں کو ملنے والے اجر کے مستحق کیسے ٹھہر سکتے ہیں۔ ان کا حشر تو بُرے اعمال بجالانے والے غیر مومنوں جیسا ہی ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جزا و سزا کے متعلق اپنا ابدی قانون بیان کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں فرمایا ہے:۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۳)

ترجمہ:- اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک ابدی قانون کے مطابق پیدا کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق جزاء ملے گی اور ان میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

صاف ظاہر ہے کہ جزا و سزا کا مدار ہرگز بھی محض ایمان پر نہیں بلکہ ایمان کے مطابق بجالائے جانے والے اعمال پر ہے۔ اگر ایمان کے دعوے کے باوجود اعمال ایمان کے عملی تقاضوں کے یکسر برخلاف اور الٹ ہوں تو پھر ایسے لوگوں کا سزا کا مستوجب ہونا یقینی ہے۔

اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کی ہے کہ جو لوگ نفسانی خواہشات کی پیروی سے باز رہ ہی نہیں سکتے اور بُرے اعمال بجالانے سے کسی صورت باز نہیں آتے وہ فی الاصل خدا تعالیٰ کی ہستی پر حقیقی ایمان سے عاری ہوتے ہیں۔ اُن کا خدا تو اُن کی اپنی نفسانی خواہشات ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو گمراہ قرار دیا ہے اور گمراہ بھی ایسے کہ جن کی اصلاح کی کوئی ظاہری امید باقی نہیں رہتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی خبردار فرمایا:۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

(الجاثیہ آیت ۲۴)

ترجمہ:- کیا تُو نے اُس شخص کی حالت پر بھی غور کیا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ نے اس کو اپنے علمِ کامل کی بنا پر گمراہ قرار دیا ہے اور اُس کے کانوں اور اُس کے دل پر مُہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ سو اب اللہ کے اس فعل کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکے گا؟ کیا وہ نصیحت نہیں حاصل کرتے؟

بداعمالیوں میں غرق ہونے کا یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے کہ جب اصلاحِ احوال کے ضمن میں کی جانے والی کوئی نصیحت بھی اثر نہیں کرتی اور کوئی تدبیر بھی کارگر نہیں ہوتی اور یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو بھیج کر لوگوں کو خبردار کرتا ہے۔ عام واعظوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے اُس بندہ خاص میں یہ فرق ہوتا ہے کہ وہ محض نصیحت ہی نہیں کرتا بلکہ جو لوگ اس کی آواز پر کان دھرتے ہیں وہ اپنی خداداد قوتِ قدسی کی مدد سے اُن کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں آخری زمانہ میں اُمت کے بگڑنے کی خبر دی اور یہاں تک فرمایا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہ رہے گا حتّٰی کہ عمل یکسر ختم ہو جائے گا وہاں ساتھ ہی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے ایک عظیم روحانی فرزند کے ظہور کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایمان ثریّا پر بھی پہنچ جائے گا تو ان لوگوں میں سے ایک مردِ خدا اسے زمین پر واپس لے آئے گا اور لوگوں کو ایمان اور اعمال صالحہ سے متصف کر دکھائے گا۔

اِس سے ظاہر ہے کہ اُس وقت اصلاحِ احوال کی تمام انفرادی اور اجتماعی کوششیں بے اثر اور بے نتیجہ ثابت ہوں گی۔ راستہ بتانے والے بہت ہوں گے لیکن وہ عملی زندگی میں انقلاب لانے کی اہلیت سے بے بہرہ ہوں گے۔ اُس وقت اصلاحِ احوال کی ایک ہی صورت ہوگی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کی آواز پر کان دھر کر اُس کے اعیان و انصار میں شامل ہوا جائے۔ دنیا کے حالات اور اصلاحِ احوال کی تمام ظاہری کوششوں کی ناکامی اور اس ناکامی کے متعلق آئے دن کے اعتراف اِس حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں کہ یہ وہی زمانہ ہے۔

ساقی

مئے عرفاں پلا کہ ہر طرف کہرام ہے ساقی
جہاں میں آج ہر انسان تشنہ کام ہے ساقی

خرد کے رُوئے زیبا پر پڑے ہیں جہل کے پردے
عروسِ صبح کے ماتھے پہ عکسِ شام ہے ساقی

قبائے صوفی و مُلّا پہ ہیں الحاد کے چھینٹے
فقیہہِ شہر بھی ہر بزم میں بدنام ہے ساقی

لگائے جا رہے ہیں آج ان پر کفر کے فتوے
عزیز از جان و دل جن کو تمہارا نام ہے ساقی

تمہاری یاد سے تسکین پاتا ہے دلِ محزوں
تمہارا غم علاجِ گردشِ ایّام ہے ساقی

مگر اکر منبر و محراب وہ کچھ اِس طرح خوش ہیں
کہ جیسے یہ بھی کوئی خدمتِ اسلام ہے ساقی

ہمیں تسلیم ہے کہ راستہ دشوار ہے لیکن
ہمیں معلوم ہے منزل فقط دو گام ہے ساقی

تمہارے عشق میں سرشار رہتا ہے یہ کیوں ہر دم
تمہارے فیض پر بس اِک یہی الزام ہے ساقی

منیب اسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز جمعہ اور اُس کے آداب

مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مربی سلسلہ ۔ مقیم شیخوپورہ

اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ تمام انسانوں کو نفس واحدہ کی طرح بنا دے اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان مجالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھے جاتے ہیں۔ مذاہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں یہ نمازیں با جماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تا کہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ اگر کسی کے پاس زیادہ نور ہے تو وہ نور دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو باقاعدہ محلہ کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کریں اور آپس میں تعارف پیدا ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے۔

تعارف بہت عمدہ شے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے حتیٰ کہ تعارف والا دشمن ایک نا آشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ممالک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دونوں میں اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کیونکہ وہ اس زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شئے ہوتا ہے وہ دُور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے دوسرا اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ جمعہ کے دن لوگ جامع مسجد میں جمع ہوں چونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا مشکل ہے اسلئے یہ تجویز کی کہ سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاوینگے

پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور اُنس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو اس طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ آپس میں اُلفت اور اُنس ترقی پکڑے اور ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے کہ ایک کے انوار دوسرے پر اثر کر کے اسے قوت بخشیں ایک دوسرے کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں اور ایک دوسرے کے اندر اتفاق۔ اتحاد اور اجتماعیت کی روح پیدا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:-

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

یعنی اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام دنیا کے لوگوں کو ایک نقطہ اور ایک مرکز پر اکھٹا کرنے کے لئے مبعوث کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعثت مقدر تھے

۱۔ تکمیل ہدایت کے لئے
۲۔ تکمیل اشاعت کے لئے

اور یہ دونوں قسم کی تکمیل چھٹے روز سے وابستہ تھی ایک روز ششم وہ تھا جس میں آیت

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

نازل ہوئی اور دوسرے وہ روز ششم ہے جس کی نسبت آیت

لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

میں وعدہ تھا۔ اسلام میں جو روز ششم کو عید کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی جمعہ تو یہ بھی درحقیقت اسی کی طرف اشارہ ہے کہ روز ششم تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کا دن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام روز ششم یعنی جمعہ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"تکمیل ہدایت کے دن میں تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے اور وہ روز یعنی جمعہ کا دن جو دنوں میں سے چھٹا دن تھا مسلمانوں کے لئے بڑی خوشی کا دن تھا جبکہ آیت

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

نازل ہوئی۔ وہ قرآن جو تمام آسمانی کتابوں کا آدم اور جمیع معارف صحف سابقہ کا جامع تھا اور مظہر جمیع صفات الٰہیہ تھا اُس نے آدم کی طرح چھٹے دن یعنی جمعہ کے دن اپنے وجود باجود کو اتم اور اکمل طور پر ظاہر فرمایا یہ تو تکمیل ہدایت کا دن تھا مگر تکمیل اشاعت کا دن اس دن کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ ابھی وہ وسائل پیدا نہیں ہوئے تھے جو تمام دنیا کے تعلقات کو باہم ملا دیتے اور بری اور بحری سفروں کو مسافروں کے لئے سہل کر دیتے اور دینی کتابوں کی ایک کثیر مقدار قلمبند کرنے کے لئے جو تمام دنیا کے حصص میں اسکے آلات زود نویسی کے مہیا کر دیتے اور نہ مختلف زبانوں کا علم نوع انسان کو حاصل ہوا تھا اور نہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے مقابل پر آشکار طور پر ایک جگہ موجود تھے اس لئے وہ حقیقی اشاعت جو تمام حجت کے ساتھ ہر ایک قوم پر ہو سکتی ہے اور ہر ایک ملک میں پہنچ سکتی ہے نہ اس کا وجود تھا اور نہ معمولی اشاعت کے وسائل موجود تھے لہٰذا تکمیل اشاعت کے لئے ایک اور زمانہ علم الٰہی نے مقرر فرمایا جس میں کامل تبلیغ کے لئے کامل وسائل موجود تھے اور ضرور تھا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہوئی۔ ایسا ہی تکمیل اشاعت ہدایت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہو۔ کیونکہ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبی کام تھے لیکن سنت اللہ کے لحاظ سے اس قدر خلود آپ کے لئے غیر ممکن تھا کہ آپ اس آخری زمانہ کو پاتے اور نیز ایسا خلود شرک کے پھیلنے کا ایک ذریعہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت منصبی کو ایک ایسے امتی کے ہاتھ سے پورا کیا کہ جو اپنی خو اور روحانیت کی رو سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ایک ٹکڑا تھا یا یوں کہو کہ وہی تھا اور آسمان پر ظلّی طور پر آپ کے نام کا شریک تھا اور ہم ابھی لکھ چکے ہیں کہ تکمیل ہدایت کا چھٹا دن تھا یعنی جمعہ اسلئے رعایت تناسب کے لحاظ سے تکمیل اشاعت ہدایت کا دن بھی چھٹا دن ہی مقرر کیا گیا یعنی آخر الف ششم جو خدا کے نزدیک دنیا کا چھٹا دن تھا جیسا کہ اس وعدہ کی طرف آیت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ارشاد فرما رہی اس چھٹے دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خو اور رنگ پر ایک شخص جو مظہر تجلیات احمدیہ اور محمدیہ تھا مبعوث فرمایا گیا تا تکمیل اشاعت ہدایت فرقانی اس مظہر تام کے ذریعہ سے ہو جائے پس اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے اس بات کا التزام فرمایا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآنی چھٹے دن ہوئی تھی۔ ایسا ہی تکمیل اشاعت قرآنی کے لئے الف ششم مقرر کیا گیا جو بموجب نص قرآنی چھٹے دن کے حکم میں ہے اور جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآنی کا چھٹا دن جمعہ تھا ایسا ہی ہزار ششم میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے جمعہ کا مفہوم مخفی ہے۔ یعنی جیسا کہ جمعہ کا دوسرا حصہ تمام مسلمانوں کو ایک مسجد میں جمع کرتا ہے اور متفرق ائمہ کو معطل کر کے ایک ہی امام کے تابع کر دیتا ہے اور تفرقہ کو درمیان سے اٹھا کر اجتماعی صورت مسلمانوں میں پیدا کر دیتا ہے یہی خاصیت الف ششم کے آخری حصہ میں ہے یعنی وہ بھی اجتماع کو چاہتا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۶ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷)

غرضیکہ جمعہ کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے اور اسی وجہ سے قرآن مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔ جمعہ کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔

(سورہ جمعہ)

یعنی اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جایا کرو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دیا کرو اور اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اہمیت کو بیان کرنے کے لئے قرآن مجید میں پوری ایک سورۃ نازل فرمادی ہے۔ اور واضح فرمایا کہ اس دن تجارت اور لہو ولعب کو ترک کرنا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا بہتر ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو باقی ایام سے افضل قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ
باب تفریع ابواب الجمعۃ ص۱۵)

دنوں میں سے سب سے بہتر دن جمعہ کا ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منھا۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ
باب فضل یوم الجمعۃ)

بہترین دن جس میں سورج چڑھتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس دن آدم پیدا کئے گئے اسی دن جنت میں لے جائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بعض ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی اور بھی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماثور ہیں۔"

(الملفوظات جلد ہفتم ص۱۳۱)

غرضیکہ جمعہ کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بہت سے آداب بیان فرمائے ہیں۔ جن میں سے بعض آداب کا میں یہاں ذکر کرونگا تا اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے اور الٰہی رضا کے حصول کی توفیق عطا کرے۔ سب سے پہلا ادب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ سے متعلق بیان کیا ہے وہ صفائی ہے جسے اسلام نے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی طور پر جمعہ کے روز غسل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:۔

عن عبداللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد احدکم ان یاتی الجمعۃ فلیغتسل۔

(مسلم کتاب الجمعۃ جزو۳ ص۲)

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی جمعہ پر آنے کا ۔۔ ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ پہلے غسل کرے۔

اسی طرح ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ یوں بیان ہوا ہے:۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ ویوم الفطر ویوم النحر۔

(مسند احمد ص۴۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز عرفہ کے روز عید الفطر اور عید الاضحی کے روز غسل فرمایا کرتے تھے یعنی ان دنوں نہایا کرتے تھے۔

دوسرا ادب جمعہ سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے نماز جمعہ کے لئے مسجد میں آنا چاہیئے۔ قرآن مجید نے بھی فرمایا ہے:۔

فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

یعنی جب نماز جمعہ کی اذان سنو تو جلدی سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف آؤ اور تجارت وغیرہ کو ترک کر دو اس زمانہ میں عمومی طور پر لوگ جمعہ کی نماز کے لئے اس وقت مسجد پہنچتے ہیں جب امام خطبہ شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات نے جائزہ لیا گیا ہے کہ لوگ اس وقت تک آتے رہتے ہیں جب خطبہ ثانیہ شروع ہو جاتا ہے حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من اغتسل یوم الجمعۃ ... ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملئکۃ یستمعون الذکر (مسلم کتاب الجمعۃ)

جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور نماز جمعہ کے لئے آیا گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی اور جو اس کے بعد آیا تو اس نے گائے کی قربانی دی اور جو اس کے بعد آیا تو گویا اس نے دنبہ کی قربانی دی اور جو اس کے بعد آیا تو گویا اس نے مرغی کی قربانی دی اور جو اس کے بعد آیا تو گویا اس نے انڈے کی قربانی دی اور جب امام آجائے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب امام حاضر ہو جائے خطبہ دینے کے لئے تو ملائکہ جمعہ کے لئے آنیوالوں کے نام لکھنا بند کر دیتے ہیں اور ذکر سننے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

اذا کان یوم الجمعۃ [illegible] [illegible] [illegible] اذا جلس الامام طووا الصحف یستمعون الذکر ومثل المھجر کمثل الذی یھدی البدنۃ ثم کالذی یھدی البقرۃ ثم کالذی یھدی الکبش ثم کالذی یھدی الدجاجۃ ثم کالذی یھدی البیضۃ۔

(ترمذی و مسلم)

جب جمعہ کا دن ہو تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آجاتے ہیں اور جو سب سے پہلے آتے اس کا نام لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور جب امام آجائے تو اپنے صحیفے بند کر دیتے ہیں تا کہ امام کا خطبہ سن سکیں اور سب سے پہلے آنے والا گویا اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر جو آتا ہے وہ گائے کی قربانی پھر جو کرتا ہے وہ دنبہ کی قربانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر جو آتا ہے وہ مرغی کی اور اس کے بعد جو آتا ہے وہ انڈے کی قربانی کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ جمعہ کے لئے ہمیشہ اول وقت پر جانا چاہیئے کتنے ہی خسارہ میں ہے وہ شخص جو غسل بھی کرے اور تکلیف کر کے گھر سے نماز جمعہ کے لئے بھی آئے اور اس کا نام ملائکہ کی فہرست میں نہ لکھا جائے۔

۳۔ جب نماز جمعہ کے لئے مسجد میں داخل ہونے لگے تو ضروری ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل دعا پڑھی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ حسنہ ہے کہ آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ بیان فرماتی ہیں:۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد قال بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

(مسند احمد حدیث فاطمۃ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۴)

مسل نمبر 22517

میں چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری محمد شفیع صاحب قوم ڈھیڈ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۴۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری ناصر احمد E/746-4 اورنگی ٹاؤن منگھو پیر روڈ کراچی ۳۱

گواہ شد۔ محمد شفیع سیکرٹری امور عامہ اورنگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ کوثر باجوہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناظم آباد کراچی۔

مسل نمبر 22518

میں صفیہ بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم ڈھیڈ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی ۳۱۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱ تولہ مالیتی -/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صفیہ بیگم E-4/746 اورنگی ٹاؤن منگھو پیر روڈ کراچی ۳۱۔

گواہ شد۔ ناصر احمد (خاوند موصیہ) اورنگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ کوثر باجوہ ولد میاں سراج دین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناظم آباد کراچی۔

مسل نمبر 22519

میں چوہدری محمد یوسف سندھو ولد حاجی بودے خان سندھو صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن گلگشت ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۸۹ ایکڑ ۴۲ گھوٹ مالیتی -/۱,۰۱,۹۹۲ روپے

۲۔ مکان ۱/۱۵ جی گلگشت کالونی ملتان مالیتی -/۵۰,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵۵۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد یوسف سندھو B 1/15 گلگشت کالونی۔ ملتان

گواہ شد۔ محمد صدیق سندھو وصیت ۱۶۲۱۱ 15-B گلگشت ملتان۔

گواہ شد۔ محمد اکرام اللہ وصیت ۹۰۲۱ B-19 گلگشت ملتان۔

مسل نمبر 22520

میں محمد عبداللہ بھٹی ولد فضل دین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاروبار عمر ۴۳ سال۔ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن عزیز آباد کراچی ۳۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ ایک پلاٹ رقبہ ۱۲۰ مربع گز نمبر C3/575 ۱۱ تا رتھ ناظم آباد کراچی مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو تا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد عبداللہ ۸/۶۲ عزیز آباد کراچی ۳۸۔

گواہ شد۔ نذیر احمد سیکرٹری مال عزیز آباد۔ کراچی ۳۸

گواہ شد۔ عبدالحمید صدر حلقہ عزیز آباد۔ کراچی ۳۸

مسل نمبر 22521

میں عبدالسمیع خان ولد مولوی محمد ظہور خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۳-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالسمیع خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ شمیم پرویز قائد خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ محمد اسلم بٹ سیکرٹری مال احمد نگر ضلع جھنگ۔

مسل نمبر 22522

میں شفقت سلطانہ زوجہ عبدالسمیع خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۳-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰ روپے۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی -/۱۰۷۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شفقت زوجہ عبدالسمیع خان صاحب احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ عبدالسمیع خان (خاوند موصیہ) احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ شمیم پرویز قائد خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ۔

(باقی)

هو الشافی

دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (مانخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

گولبازار ربوہ ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

قائدین اضلاع تمام مجالس میں اطفال و خدام کے امتحانات کا انتظام فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کا جمالی دور
اور
جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — فداہ نفسی وروحی — کی بعثتِ مبارکہ کا جمالی دور ہے۔ اس زمانہ میں ترغیب و تحریص اور دلائل و براہین کے ذرائع سے اشاعتِ اسلام کا کام سرانجام دینا ہی جہادِ کبیر ہے — وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بکمالِ شفقت اس جہادِ کبیر میں جماعت کے عزیز بچوں کو بھی شامل فرمایا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے سے داخل ہو کر ثواب کو حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منھے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین"

(الفضل ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تحریکِ وقفِ جدید" اشاعتِ اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے عظیم الشان کام کے سرانجام دینے کے لئے احبابِ جماعت کی نیم شبانہ دعاؤں اور مخلصانہ تعاون کی ہر وقت محتاج ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے بھائی، ہماری بہنیں اور ہمارے بچے سب ہی اس کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر کی دو آسامیاں خالی ہیں جن میں سے ایک چار ماہ کے لئے عارضی اور دوسری مستقل آسامی ہے۔ مرکز ربوہ میں رہ کر خدمت کرنے کی خواہش مند ڈاکٹر ان آسامیوں کے لئے اپنے امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں ارسال فرمائیں۔

تنخواہ گورنمنٹ کے مقرر کردہ اسکیل کے مطابق ہوگی۔ رہائش اور خوراک کے لئے معمولی خرچ پر انتظام کر دیا جائے گا۔ تمام علاج کی سہولتیں خود کو اور فیملی کو ہسپتال کی طرف سے مفت ہوں گی۔ حسبِ قواعد پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت بھی ہوگی۔ لیڈی ڈاکٹر کے لئے ایم۔بی۔بی۔ایس ہونا ضروری ہے۔

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد
چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

انسان اپنی کسی طاقت، کسی صلاحیت اور کسی نیکی پر بھروسہ نہ کرے اور سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی سمجھے کہ میں نے کچھ نہیں کیا اور جو کچھ مجھے ملا ہے وہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جب انسان اس مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کے ایمان میں اندھیرے کی ملاوٹ باقی نہیں رہتی بلکہ خالص نور ہی نور اسے حاصل ہو جاتا ہے اس کی زندگی یکسر بدل جاتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار حاصل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی اس حقیقت کو سمجھنے اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

احبابِ جماعت کے لئے ایک ضروری یاددہانی

فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی

مورخہ ۱۲؍ ستمبر ۱۹۶۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احبابِ جماعت کو یہ تحریک فرمائی تھی:۔

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی ابتدائی سترہ آیتیں ..... ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے اور پھر ہمیشہ دماغ میں مستحضر بھی رہنی چاہیئے۔"

"ان آیات میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ طلوعِ اسلام پر یہ دنیا تین گروہوں میں بٹ جائے گی۔ ایک مومنین کا گروہ ہوگا جو اپنی تمام ذہنی اور جسمانی قوتوں اور صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کر دے گا، دوسرا منکرین اسلام کا گروہ ہوگا اور تیسرا منافقین کا گروہ ہوگا جو مارِ آستین بن کر اندر ہی اندر امتِ مسلمہ کے اجتماعی نظام میں زہر پھیلاتا رہے گا۔" (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

مکرم شیخ شریف اللہ صاحب کوثر آف لاہور جو کوثر شارٹ ہینڈ اینڈ ٹائپ کالج کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور کے مالک تھے حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۵؍ مئی ۱۹۷۶ء کو نمازِ فجر کے وقت ۵۷ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم ریلوے گارڈ کے سب سے چھوٹے فرزند اور مکرم شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم کے برادر نسبتی تھے۔ بڑے ملنسار اور پیدائشی احمدی تھے۔ مرحوم نے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا بطور یادگار چھوڑا ہے۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار شیخ نور الحق۔ دار البرکات ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) اہلیہ ام (والدہ ناصر احمد صاحب قمر مبلغ انڈونیشیا) ایک ماہ سے جوڑوں میں درد اور معدہ و جگر کی خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

(محمد شفیع سلیم پوری سی ۲۲؍۴، لالہ رخ۔ واہ کینٹ)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور گجرات میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

(سید افتخار احمد۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

(۳) میری اہلیہ محترمہ بیمار ہیں ان کی صحتیابی نیز میرے اکلوتے فرزند احمد داؤد کی درازیٔ عمر کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد حسن پٹواری حال حلقہ کھڈکن)